3۔ قیام کے قصد کے بغیر ایک مہینہ رہنا

۳۔ قیام کے قصد کے بغیر ایک مہینہ رہنا

مسئلہ۵۹۰۔ اگر آٹھ فرسخ طے کرنے کے بعد کسی جگہ تیس دن تردید کی حالت میں رہے تو اکتیسویں دن کے بعد جب تک اس جگہ سے خارج نہ ہوجائے (اگرچہ آدھا دن ہی کیوں نہ ہو) ضروری ہے کہ نماز کو پوری پڑھے۔

مسئلہ۵۹۱۔ جو مسافر دس دن سے کم کسی جگہ قیام کا ارادہ رکھتا ہو اگر اس مدت کے بعد جانے سےمنصرف ہوجائے اور ارادہ کرلے کہ دوبارہ دس دن سے کم مثلاً مزید ایک ہفتہ قیام کرے گا اور اسی ترتیب سے اس جگہ قیام کرنے کا ارادہ طول پکڑے اور ایک مہینہ ہوجائے تو اس صورت میں گذشتہ مسئلے کی طرح اکتیسویں دن سے اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ۵۹۲۹۔ اگر کوئی شخص تیس دن سے کم مثلاً ۲۸ دن کسی جگہ تردد کی حالت میں قیام کرے چنانچہ دوسری جگہ جائے اور وہاں بھی تردد کی حالت میں تیس دن سے کم قیام کرے اور اس کے بعد تیسری جگہ اسی طرح قیام کرے تو تینوں جگہوں میں اس کی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ۵۹۳۔ تیس دن اس طرح شمار کئے جائیں گے کہ اگر کوئی شخص طلوع آفتاب کے وقت کسی جگہ پہنچے توتیسویں دن غروب آفتاب کے بعد اس کی نماز پوری ہوگی اور تیسویں دن کی نماز عشاء اور اس کے بعد کی چار رکعتی نمازیں پوری کرکے پڑھے۔لیکن اگر طلوع آفتاب کے بعد پہنچے تو اکتیسویں دن کے اسی وقت تیس دن مکمل ہوجائیں گے۔ بنابرایں اگر طلوع آفتاب کے ایک گھنٹے بعد پہنچا ہوتو اکتیسویں دن طلوع آفتاب کے ایک گھنٹے بعد تیس دن مکمل ہوجائیں گے اور اس کے بعد چار رکعتی نمازیں پوری پڑھی جائیں گی۔

مسئلہ۵۹۴۔ اگر تردید کی حالت کی ابتدا قمری مہینے کی پہلی تاریخ کو ہو اور مہینہ انتیس دن کا ہوجائے تو ضروری ہے کہ انتیسویں دن نماز کو قصر کرکے پڑھے اور تیسویں دن (اگلے مہینے کی یکم کو) احتیاط واجب کی بناپر نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے اور اکتیسویں دن سے نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ۵۹۵۔ تردید کی جگہ عرفی طور پر ایک ہونی چاہئے ، بنابرایں اگر تیس دنوں میں سے کچھ ایام ایک جگہ مثلاً تہران (کراچی) میں اور کچھ ایام دوسری جگہ مثلاً کرج (حیدرآباد) میں گزرجائیں تو تردید کی حالت میں تیس دن گزرنے کا حکم نہیں رکھتا اور اب بھی نماز قصر ہوگی۔

مسئلہ۵۹۶۔ اگر تردید کی حالت میں گزرنے والے تیس دنوں کے دوران چار فرسخ سے کم فاصلہ طے کرے چنانچہ اس جگہ سے خارج ہونا عرف کی نظر تیس دن ایک جگہ قیام کے منافی نہ ہو تو کوئی اشکال نہیں رکھتا اور تیس دن گزرنے کے بعد اس کی نماز پوری ہوگی مثلاً (پورا دن نہیں بلکہ) کچھ دیر کے لئے باہر جائے اور باہر جانا زیادہ تکرار نہ ہوا ہو مثلاً تیس دنوں میں چار یا پانچ مرتبہ باہر جائے اور ہر مرتبہ تین یا چار گھنٹے باہر رہے اور واپس آجائے۔

مسئلہ۵۹۷۔ اگر کوئی شخص قیام کا قصد کئے بغیر تیس دن کسی جگہ ٹھہرے تو اکتیسویں دن سے اس شخص کی طرح ہے جس نے قیام کا قصد کیا ہو۔ بنابرایں تیسویں دن کے بعد ضروری ہے کہ نماز پوری پڑھے اور اگر مسافت شرعی سے کم سفر کرنا چاہے تو دس دن قیام کی صورت میں جو احکام جاری ہوتے ہیں اس صورت میں بھی جاری ہوں گے مثال کے طور پر اگر کوئی شخص چاہے کہ چار فرسخ سے کم فاصلے تک جاکر دوبارہ تیس دن قیام کرنے والی جگہ واپس آئے اور قیام کا قصد کئے بغیر ٹھہرے تو اس جگہ ، اقامت گاہ اور رفت و آمد کے راستے میں اس کی نماز پوری ہوگی۔

مسئلہ۵۹۸۔ اگر وہ شخص کہ جس کی نماز تیس دن گزرنے کی وجہ سے پوری ہو چنانچہ شرعی سفر کے قصد سے اقامت گاہ سے نکلے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ تیس دن رہنے والی جگہ اور حد ترخص کے درمیانی فاصلے میں نماز کو قصر کرکے بھی پڑھے اور پوری بھی پڑھے یا تاخیر کرے اور قصر کرکے پڑھے۔